اقبال عظیم

- **پیدائش :** جولائی ۱۹۱۳ء میرٹھ
- **وفات :** ستمبر ۲۰۰۰ء کراچی
- **تصانیف :** مشرقی بنگال میں اردو، قاب قوسین، مضراب، لب کشا، مضراب و رباب، چراغِ آخرِ شب

نَعت

حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلُّم

یہ نظم پڑھ کر طلبہ: (۱) نظم کو درست رموزِ اوقاف سے بہ آواز بلند پڑھ سکیں۔ (۲) کسی ادبی یا علمی تحریر کا فنّی و فکری تجزیہ کرسکیں۔ (۳) نعت پڑھ کر اس پر استحساتی گفتگو کرسکیں۔ (۴) علم بیان و بدیع کی مجوزہ صنعتوں (تشبیہ) کی تعریف کرسکیں۔

سارے نبیوں کے عہدے بڑے ہیں لیکن آقاؐ کا مَنصَب جدا ہے
وہؐ امامِ صفِ انبیا ہیں، اُنؐ کا رُتبہ بڑوں سے بڑا ہے

کوئی لفظوں سے کیسے بتا دے، اُنؐ کے رتبے کی حد ہے تو کیا ہے
ہم نے اپنے بڑوں سے سُنا ہے، صِرف اللہ اُنؐ سے بڑا ہے

وہ جو اِک شہر نُورالہدیٰ ہے، جلوہ گاہوں کا اِک سلسلہ ہے
جس کی ہر صُبح شمسُ الضحیٰ ہے، جس کی ہر شام بدرالدُّجیٰ ہے

نام جنّت کا تم نے سُنا ہے، میں نے اُس کا نظارہ کیا ہے
میں یہاں سے تمھیں کیا بتادوں، انؐ کی نگری کی گلیوں میں کیا ہے

کتنا پیارا ہے موسم وہاں کا، کتنی پُر کیف ساری فضا ہے
تم مِرے ساتھ خود چل کے دیکھو، گردِطیبہ بھی خاکِ شِفا ہے

مُستقل انؐ کی ڈیوڑھی عطا ہو، میرے معبود یہ التجا ہے!
کوئی پوچھے تو یہ کہہ سکوں میں، بابِ جبریلؑ میرا پتا ہے!

(ماخوذ از : ماحصل پروفیسر اقبال عظیم کا مکمل سرمایہ شاعری)

مشق

سوال نمبر۱ : درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(۱) نعت میں حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے منصب کو کس دلیل سے بلند ثابت کیا گیا ہے ؟

(۲) حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رتبے کی حد بیان کرنے سے ہم کیوں قاصر ہیں؟

(۳) اس نعت میں حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کن کن پہلوؤں سے تعریف بیان کی گئی ہے؟

(۴) ان تراکیب کی وضاحت کیجیے : نورالہُدیٰ، شمسُ الضُّحیٰ، بدرالدُّجیٰ، خاکِ شفا ، عُمرِ رواں

سوال نمبر۲ : نعت کے تیسرے شعر کی تشریح کیجیے۔

سوال نمبر۳ : اس نعت کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

سوال نمبر۴ : دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) اس نعت میں ”جلوہ گاہوں کا اک سلسلہ ہے“ سے مراد ہے:
(الف) مکّہ مکرّمہ (ب) مدینہ مُنوَّرہ (ج) سِدرۃُ المُنتہیٰ (د) عرشِ عظیم

(۲) یہ نعت شاعری کی اس ہیئت میں لکھی گئی ہے:
(الف) مخمّس (ب) مسدس (ج) رباعی (د) غزل

(۳) شاعر نے دُعا میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے دُعا مانگی ہے:
(الف) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی گلی کی
(ب) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی چوکھٹ کی
(ج) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بستی کی ہوا کی
(د) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے در کی

(۴) شاعر نے اپنا پتا بتایا ہے:
(الف) بابِ فہد (ب) بابِ جبریل (ج) بابِ عزیز (د) بابِ رحمت

(۵) طیبہ نام ہے:
(الف) مکّہ مکرمہ کا (ب) جدّہ کا (ج) مدینہ منوّرہ کا (د) ریاض کا

تشبیہ :

یہ شعر غور سے پڑھیے:

"کیا ہی اس چاند سے مکھڑے پہ بھلا لگتا ہے ۔۔۔۔۔۔ ہے ترے حُسنِ دِل افروز کا زیور سہرا"

غالب نے اپنے شعر میں مغل شہزادے "مرزا جواں بخت" کی شادی کے موقعے پر اُس کے مکھڑے (چہرے) کی خوب صورتی کی تعریف کرتے ہوئے اُسے چاند سے ملایا ہے۔ اس طرح ایک چیز کو کسی دوسری چیز جیسا قرار دینے کو "تشبیہ" کہتے ہیں۔ اب ذیل کا چارٹ دیکھیے:

مُشبَّہ	مُشَبَّہ بہٖ	وجہِ تشبیہ	حرفِ تشبیہ
مُکھڑا	چاند	خوب صورتی	سے

جس چیز کو تشبیہ دیتے ہیں اُسے مُشبَّہ کہتے ہیں۔ جس چیز سے تشبیہ دیتے ہیں، اُسے مُشَبَّہ بہٖ، جس وجہ سے تشبیہ دیتے ہیں، اُسے وجہِ تشبیہ اور تشبیہ کے لیے جو لفظ استعمال کرتے ہیں اُسے حرفِ تشبیہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر۵ : آپ اِس نعت میں سے تشبیہ کا شعر تلاش کیجیے اور اسی طرح کا چارٹ بنا کر تشریح کیجیے۔

سرگرمیاں

- طلبہ اپنے گھر یا کالج کی لائبریری سے نعتوں کی کتاب سے اپنی پسندیدہ نعت لکھ کر لائیں گے اور جماعت کو سنائیں گے۔
- کسی اخبار/دیوان سے کوئی پسندیدہ نعت نقل کریں گے اور کمرۂ جماعت میں اپنے گروپ میں فیصلہ کرکے اس نعت میں مناسب رموزِ اوقاف لگائیں گے۔
- طلبہ اپنی اپنی منتخب کردہ نعت پیش کرکے پسند کرنے کی وجہ بیان کریں گے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کی سرگرمیوں کی نگرانی کیجیے۔
- منتخب کردہ نعت میں رموزِ اوقاف لگانے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔